Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل لعلہ یحدث بعد ذلک امرا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

نمبر ۱۲۵ جلد ۳۵ | ۲۸ امان احسان ۱۳۲۶ ہش | ۸ شعبان ۱۳۶۶ ھ | ۲۸ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ امان احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام صحت تو اچھی ہے۔ لیکن آج سر درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر مطابق معمول بیان فرماتے رہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جناب بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی چند روز سے بخار نزلہ و درد ریح بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہندوستان کی قومی زبان

کو ہندوستھان کی عام ملکی زبان بنانا چاہتے

ان انڈیا ہندوستانی پرچار سبھا کے سیکرٹری مسٹر اگروال نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر پاکستان میں اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ تو پھر ہندوستھان میں ہندی کو سرکاری زبان قرار دینے کی تحریک کو روکا نہ جا سکے گا۔ اور ہندوستانی کی بجائے ہندی کی ترویج ناگزیر ہو جائیگی"

اگر ہندوستانی اس زبان کا نام ہے جو آجکل آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی جاتی ہے۔ تو ہم نہیں سمجھتے کہ اور "پیور ہندی" کس کو کہتے ہیں۔ آجکل جس زبان میں خبریں نشر ہو رہی ہیں۔ وہ اتنی نامانوس اور ادق سنسکرتی الفاظ سے پُر ہوتی ہے۔ کہ ہمیں یقین ہے کہ عام ہندی لکھنے پڑھنے والے لوگ بھی اسکو مشکل ہی سے سمجھتے ہونگے۔ روز بروز ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ریڈیو سنسکرت کے مشکل نئے الفاظ ایسے ٹھونس دیئے جاتے ہیں۔ کہ اب شائد کوئی سنسکرت کا عالم ہی ان خبروں سے مستفید ہو سکا ہوگا۔ ورنہ ہمیں تو یقین ہے کہ پنڈت نہرو بھی بلکہ خود سردار پٹیل بھی جو بے زبان ملکی زبان پر جراحی کے اس عمل کے ذمہ دار ہیں۔ ان خبروں کو سنسکرت کی اضافت گرمشورہ بغیر نہیں سمجھ سکتے ہونگے

اگر مسٹر اگروال صاحب اسی ہندوستانی کی تحریک کو ہرگز نہ روکیں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو ویدک سنسکرت کو ترویج دینے اور ہندو ستھان کی ملکی زبان بنانے کی کوشش میں منہمک ہو جائیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اس ملک کی کشتی اس وقت تک بھنور ہی میں رقصاں رہے گی۔ جب تک ہندوستھان کی باگ ڈور کانگریسیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کانگرس کے کرتا دھرتا وہ بیچ جاتی۔ ہندو رہیں گے ہندوستانی کے فریب میں ہندی ہی نہیں بلکہ خالص سنسکرت جو مدت سے متروک ہو چکی ہے۔ ملک کے دماغوں میں ٹھونسنے کی متعصبانہ سعی و کوشش نہ فرمائیں یہ کہ ہندوستھان کو دوسرے مشرقی ممالک جن میں فارسی۔ عربی اور ترکی رائج ہے منقطع کر دیگی۔ بلکہ ملک کے اندر بھی تشتت و تفریق کی خلیجیں زیادہ وسیع کر دے گی۔ صرف ایک سیدھی اور سادہ اردو زبان ہی ہے۔ جو ہندوستان کے تمام حصوں میں بطور عام زبان کے سمجھی جاتی ہے۔ خود اردو ایک ایسا لفظ ہے۔ جس کو کسی مذہب یا ملک سے تعلق نہیں۔ چلو یہ بھی نہ سہی۔ ہاں عام فہم زبان کو ہندوستانی ہی کہہ لیں۔ لیکن ہندوستانی کو اردو اور ہندی کے درمیان ایک تیسری زبان بنا کر اس کو بالکل سنسکرت بنا دینے کا نام عام فہم زبان کی پرورش و پرداخت نہیں کہلا سکتا۔ نام کچھ بھی رکھا جاتا۔ مگر ہر عام فہم زبان کو قدرتی طور پر

فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من نظم سیدنا المسیح الموعود علیہ السلام

یَا بَدْرَنَا یَا اٰیَۃَ الرَّحْمٰنِ
اَھْدَی الْھُدَاۃَ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے بدر اے رحمٰن کے نشان
سب ہادیوں سے بڑھ کے ہادی اور سب بہادروں سے بڑھ کے بہادر

اُرْسِلْتَ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ مُّحْسِنٍ
فِی الْفِتْنَۃِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْیَانِ

تو خوفناک فتنے اور طغیان کے وقت
خداوند کریم کی طرف سے بھیجا گیا

فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِہٖ وَجَمَالِہٖ
وَجَلَالِہٖ وَجَنَانِہٖ الرَّیَّانِ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگی دل کے
سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی
رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَۃُ الْاَعْیَانِ

بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم خیر الورٰی
برگزیدہ کرام اور چیدۂ اعیان ہیں

تَمَّتْ عَلَیْہِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّۃٍ
خُتِمَتْ بِہٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپکے وجود پر اپنے کمال کو پہنچ چکی ہیں
اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں

ھُوَ فَخْرُ کُلِّ مُطَھَّرٍ وَّمُقَدَّسٍ
وَبِہٖ یُبَاھِی الْعَسْکَرُ الرَّحْمَانِیْ

آپ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں
اور روحانی لشکر کو آپ ہی کے وجود پر ناز ہے

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانِیْ

اے میرے رب اپنے اس نبی پر ہمیشہ درود بھیج
اس دنیا میں بھی اور دوسرے بعثت میں بھی

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھولنے پھلنے دیا جاتا۔ اور اس کو عمداً سنسکرتی بنانے کی کوشش نہ ہوتی۔ تو واقعی ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ ایسی زبان تمام ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے۔ چاہیئے وہ یہ تھا کہ جو الفاظ اس زبان میں بالکل عام ہو گئے ہیں۔ خواہ وہ الفاظ سنسکرت کے ہوں یا عربی یا کسی اور زبان کے ان کو تو جوں کا توں رہنے دیا جاتا۔ ہاں اگر کسی نئے لفظ کی ضرورت پڑتی۔ تو خواہ کسی زبان سے لیا جاتا۔ لے لیا جاتا۔ سنسکرت ہوتی یا لاطینی۔ اردو زبان میں یہی خوبی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے۔ جو قدرتاً پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس میں ہر زبان کا لفظ سما سکتا ہے۔ اس میں بنیادی الفاظ حروف اور افعال وغیرہ تو خالص ہندی ہیں۔ البتہ اسماء عربی ہندی فارسی۔ انگریزی۔ ترکی سنسکرت الغرض بیسیوں زبانوں کے اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس طرح ہندی کا حصہ تو اس میں پہلے ہی بہت زیادہ ہے بیسیں اور عام فہم اردو میں چالیس فی صدی سے زیادہ الفاظ ہندی کے ہوں گے۔ باقی تمام دنیا کی دوسری زبانوں کے ہیں۔

اب اپنے فارسی اور عربی الفاظ کو جو مردوں میں نہیں بلکہ ہندو عورتوں کی زبانوں پر بھی چڑھ چکے ہوئے ہیں نکال کر ان کی جگہ سنسکرت کے مشکل اور مردہ الفاظ رکھ کر کہنا کہ ہم ہندوستانی زبان بنا رہے ہیں۔ پرلے درجے کی ہٹ دھرمی ہے اور پھر یہ دھمکی دینا کہ ہندی کی تحریک کو نہیں روکا جا سکے گا۔ ستم ظریفی نہیں تو اور کیا ہے۔

کیا اگر مال و مویشی کا یہ خیال ہے۔ کہ آسان اور عام فہم الفاظ۔ جیسے وقت۔ زلزلہ۔ صوبہ۔ ضلع۔ سرحد وغیرہ کی جگہ سمے۔ بھوکمپ۔ پرانت۔ منڈل۔ پردیش وغیرہ جن کو ہندوستان کے بچے بچے عام ہندو عورتوں نے۔ جن نہیں سنا۔ استعمال کرے وہ کوئی ایسی زبان بنا لے ہیں۔ جو ہندو اور مسلمان آسانی سے سمجھ لیا کریں گے؟ کیا یہ نئی زبان ہندوستانی زبان ہے؟ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ وہ زبان کی گتھی کو سلجھا نہیں رہے۔ بلکہ الٹا اور بھی الجھا رہے ہیں۔ ایک یہ بات بھی قابل غور ہے۔ کہ آل انڈیا ریڈیو میں آفتاب ہی ہے۔ تو بیچارے عربی اور فارسی الفاظ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی مجلس علم و عرفان

(گذشتہ سے پیوستہ)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

(مرتبہ چودھری منیر احمد صاحب ورنیس)

پھر آپ تبلیغ کے میدان میں اترے۔ اور لوگوں کو خدائے واحد سے روشناس کرانا چاہا۔ مگر مکہ کی مشرک فضا نے اس آواز کو خوشی سے قبول نہ کیا۔ اور مخالفت پر اتر آئی۔ اکثر لوگوں نے یہ خیال کیا۔ کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے۔ چند روز تک خود بخود اس کا دماغ ٹھکانے آجائیگا۔ کسی نے مال کا حریص اور کسی نے شہرت کا طالب قرار دیکر بے اعتنائی برتی۔ مگر آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو کر کے لوگ آپ کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ اور مکہ کے جگر گوشے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ چھاڑ آپ کی غلامی کا دم بھرنے لگے

جب معاملہ بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ تو مکہ والوں نے محسوس کیا۔ کہ یہ معاملہ تو خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اب اسے ڈنڈے سے سیدھا کرنا چاہیئے۔ تب انہوں نے اس مٹھی بھر جماعت پر قسما قسم کے مظالم ڈھانے شروع کئے۔ اور بالخصوص غلاموں کو اپنے مظالم کا تختۂ مشق بنا لیا۔

اس موقع پر امام کے لئے سب سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہوتا ہے۔ کہ مبادا اس کے متبعین اس موقع پر کمزوری دکھا جائیں۔ اور ان مظالم کی تاب نہ لا سکیں۔ مکہ کا قانون غلام کے لئے ہر ظلم اور ہر سزا روا سمجھتا تھا۔ اور رسول کریم ان کو مظالم سے چھڑانے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے آپ کو ہر وقت یہی خطرہ رہتا۔ کہ مبادا یہ چل جائیں۔ مگر جب کفار ان غلاموں پر مظالم توڑ رہے تھے۔ تو عرش سے اللہ تعالیٰ للکار رہا تھا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بے شک تو تو مظالم سے ان کو چھڑا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی تو ان کے دلوں میں تقویت بھر سکتا ہے۔ مگر میں تو ایسا کر سکتا ہوں۔ خوف کرنے کی کوئی وجہ نہیں

چنانچہ ان غلاموں نے مظالم سہے۔ مصائب جھیلیں۔ مگر اف تک نہ کی۔ حضرت بلالؓ کو ان کا مالک تپتی ریت پر لٹا کر خود اوپر چڑھ بیٹھتا۔ اور شرک کے کلمات کہنے پر مجبور کرتا۔ مگر ان کی نحیف اور خشک زبان احد احد کے سوا کچھ کہنے کے لئے تیار نہ تھی۔

پھر ان مصائب نے صرف غلاموں پر ہی اکتفا نہ کی۔ بلکہ معززین کی بھی نوبت آنے لگی۔ اور حضرت ابوبکرؓ جیسا معزز بار سوخ نیک دل انسان بھی اس سے بچ نہ سکا۔ اور آپ نے مجبور ہو کر ہجرت کی تیاری شروع کی۔ آپ کو رختِ سفر باندھتے ہوئے دیکھ کر ایک مشرک رئیس مکہ نے کہا۔ ابوبکر کیا سفر کی تیاریاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں مکہ کے لوگ جنہیں ہم کچھ نہیں کہتے۔ چین نہیں لینے دیتے۔ نکلنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ رئیس نے کہا۔ ابوبکر جس شہر سے تمہارے جیسا نیک فطرت آدمی نکل جائے۔ کیا وہ شہر بھی بچ سکتا ہے؟ چلو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے پناہ کا اعلان کر دیا۔

تو دیکھو اس وقت جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیق اور دستِ راست آپ سے جدا ہونے کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ آپ کو اسکی جدائی کا غم کھا رہا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے عرش سے پکارا۔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ۔ کہ میں اس بات پر قادر ہوں۔ کہ تمہارے رفیق سفر کو تم سے جدا نہ ہونے دوں۔

پھر مصائب نے اور شدت اختیار کی۔ اور آپ کی ذات اقدس بھی ان سے محفوظ نہ رہ سکی۔ ایک روز آپ صفا و مروہ کے درمیان ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کی زبوں حالی پر اظہار افسوس کر رہے تھے۔ کہ ابوجہل بڑے طمطراق سے آپ کے پاس آیا۔ اور آپ کو بے نقط سنانی شروع کیں۔ آپ نہایت خاموشی سے گالیاں سنکر گھر واپس آ گئے۔ یہ ماجرا حضرت حمزہ کی ایک لونڈی دیکھ رہی تھی۔ جب حضرت حمزہ شکار سے واپس آئے۔ تو اس نے ابوجہل کی اس گستاخی کا ذکر ان سے کیا۔ جس پر آپ کو سخت غصہ آیا۔ اور سیدھے ابوجہل کے پاس گئے۔ جبکہ وہ اپنے دوستوں میں بیٹھا ہوا واقعہ سنا کر اپنی شیخی بگھار رہا تھا۔ جاتے ہی آپ نے ابوجہل کے منہ پر زور سے کمان ماری اور کہا۔ تم بڑی بہادری کا دعویٰ کرتے ہو۔ اگر طاقت ہے تو آؤ میرے مقابلہ میں۔ دیکھو میں تمہیں کس طرح ذلیل کرتا ہوں۔ حضرت حمزہ بے شک بہت معزز تھے۔ مگر ابوجہل کو مکہ میں بادشاہ کا مرتبہ حاصل تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اس کے ساتھی غصے سے لال پیلے ہو کر حملہ کے لئے اٹھے۔ مگر اس نے خود یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ نہیں مجھ سے ہی زیادتی ہو گئی تھی۔

اس وقت جب ابوجہل گالیاں دے رہا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموشی سے ان کو سن رہے تھے۔ اسی خیال سے کہ میرا کام ان کا جواب دینا نہیں۔ اور نہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔ عین اس وقت عرش سے اللہ تعالیٰ پکار رہا تھا۔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ۔ یعنی اے محمد بے شک تم تو مقابلہ کے لئے تیار نہیں۔ مگر ہم تو چپ نہیں رہ سکتے ہم اس گستاخی کا مزا چکھائیں گے۔

اس کے بعد ظلم حد سے بڑھنے لگا۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کے لئے مکہ میں رہنا بھی ناممکن ہو گیا۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضوان کو حبشہ کی ہجرت کا حکم دیا۔ وہاں بھی مکہ والے پہنچ گئے۔ اور شاہ نجاشی سے مطالبہ کیا۔ کہ یہ ہمارے بھگوڑے ہیں۔ انہیں واپس دے دیا جائے۔ نجاشی نے مسلمانوں کو بلا کر حالات دریافت کئے اور یہ معلوم کر کے کہ وہ مذہب جس پر وہ قائم ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے

از مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے جیسی مجموعہ اوصاف تھی۔ اور زندگی کے ہر شعبے میں آپ نے اخلاق فاضلہ کے جس قدر بہترین نمونے دکھلائے ہیں یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ ان کی نظیر دنیا کی تاریخ میں شروع سے لے کر اس وقت تک کسی ایک کے کسی پہلو میں نہیں ملتی۔ آپ نے دنیا کے سامنے جو کامل نمونہ، کامل کتاب اور کامل شریعت پیش کی۔ اگر تمہیں اس صداقت کے ماننے میں تامل ہے۔ تو پھر لاؤ پیش کر دنیا کسی حصے کسی نبی کا ایسا کلام جس نے اسلام سے زیادہ بہتر خدا پیش کیا ہو۔ تمام الہامی کتابیں اور سارے صحف سماوی تمہارے سامنے ہیں اور بلاشبہ سب ہی پاک اور منزل ہیں لیکن ذرا انصاف تو دیکھو تو خدا کی قسم تمہیں قرآن جیسی جامع کتاب کوئی دوسری نہیں ملے گی۔

جو عزیزی تھا سب اس میں سما گیا
پھر ہر زمانہ اور ہر وقت کے تقاضا سے جیسی مناسب کامل اور اکمل شریعت کی رسول اللہ نے لائے آپ جیسی شریعت کوئی اور تو دکھاؤ۔ پس خدا کے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس انسان کامل پر جس کی بدولت ہم کو یہ نعمتیں ملیں۔

حضور کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق عالیہ کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو دو چار مجلدات بھی اس کے لئے کافی نہ ہوں۔ مختصر یہ کہ ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

حضور کی زندگی کا کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو اپنے اندر اخلاق و موعظت اور پند و نصیحت کے آبدار موتی نہ رکھتا ہو۔ اور اپنی عمر کے ہر لمحہ میں جو بہترین نمونے آپ نے پیش کئے ہیں۔ وہ صاف ثابت کرتے ہیں کہ حضور کی ذات اقدس تک کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا جب آپ بچے تھے۔ تو آپ نے ایسے اخلاق دکھائے جو دنیا بھر کے بچوں کے لئے قابل تقلید ہیں۔ جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے ایسے کام کئے جو ہر نوجوان کے لئے نصب العین بن سکتے ہیں۔ جب آپ بوڑھے ہوئے تو آپ نے ایسے کارنامے انجام دیئے جو ہر عمر رسیدہ کے لئے راہ عمل میں کافی دے سکتے ہیں۔ جب آپ مغلوب تھے۔ تو جس عزت انگیز صبر کے ساتھ آپ نے ظالموں کے ظلم سہے وہ اپنی نوعیت میں بے نظیر ہیں۔ جب آپ غالب ہوئے۔ تو جس فیاضی کے ساتھ آپ نے اپنے دشمنوں کو معاف کیا دنیا کی تاریخ اس کی مثال پیش نہ کر سکے۔ [illegible] بچے [illegible] ساتھ محبت کرتے تھے۔ [illegible] ساتھ رحمت کرنے میں عورتوں کے ساتھ نرمی کرنے میں [illegible] کے ساتھ محبت کرنے میں اور خادموں کے ساتھ برتاؤ میں

پیدا نہیں کیا جیسا ہمارا آقا تھا۔ خدا کے نبی آئے اور بکثرت آئے۔ اور دنیا کے ہر گوشہ میں آئے۔ اور وہ سب کے سب ہی مقدس اور محترم تھے۔ مگر لاریب حضور کے درجہ تک ایک بھی نہ پہنچا۔ حضور سے پہلے مخص القوم اور مخص المقام نبی آتے تھے اور خدا کا پیغام بندوں کو پہنچا کر چلے جاتے تھے۔ مگر حضور ایک اور طلوں یا دو چار خوبیوں کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور قیامت تک آپ کی نبوت اور شریعت کا دامن پھیلا ہوا ہے۔ حضور کی ذات گرامی ہی اکملی ہے۔ اور کہ والے خواہ مخواہ ان پر منقصانہ دھبے دیتے ہیں دینے سے انکار کر دیا۔ تب مکہ والوں نے پادریوں کو اپنا آلہ کار بنایا۔ اور ان سے شاہ حبش کے پاس سفارش کرائی۔ مگر بادشاہ اصلیت معلوم کر چکا تھا۔ اس نے ان کی سفارش کو بھی ٹھکرا دیا۔ پادری بہت برافروختہ ہوئے۔ اور نجاشی کو مخالفت کی دھمکی دی نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا۔ اور انہیں دکھا کر کہا کہ میں تمہاری اس تنکے کے برابر بھی پروا نہیں کرتا۔ جاؤ جو چاہو کرو۔ وہی خدا جس نے پہلے مجھے تمہارے شر سے محفوظ رکھا۔ اب بھی محفوظ رکھے گا۔

اس وقت جب مکہ والے مسلمانوں کو واپس لانے کی کوشش کر رہے ہونگے۔ یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل دھڑک رہا ہوگا۔ مبادا اپنے بدارادہ میں کامیاب ہو جائیں۔ مگر عین اس وقت عرش سے اللہ تعالیٰ کی صدا بھی بلند ہو رہی ہوگی الیس اللہ بکاف عبدہ

(باقی)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شدید علالت

شروع ماہ سے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بہت ہی شدید بیمار ہیں۔ اور سخت نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔ اکثر بہت بے چینی نیند نہیں آتی۔ گھبراہٹ بے حد ہے کھایا کچھ نہیں جاتا۔ احباب نہایت ہی زاری کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد تر کامل صحت عطا فرمائے۔

حفاظت مرکز اپنی جان کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے

دور حاضرہ میں جس پُرخطر اور مکدر فضا سے ہم گزر رہے ہیں۔ وہ احباب سے مخفی نہیں ہے۔ ملک کی فضا اس قدر مکدر ہو چکی ہے۔ کہ قومیں اپنے انسانیت کے مقام کو بھول کر وحشیانہ حرکات کی طرف مائل ہو چکی ہیں۔ ان غیر معمولی حالات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جماعت سے غیر معمولی قربانیوں کی تحریک وقف بامداد وقف آمد پیش کی ہے جس پر مستقبل قریب میں بہت سے اہم کاموں کی بنیاد رکھی جانیوالی ہے

حفاظت مرکز کی تحریک حضور کے ارشادات کی روشنی میں کسی مزید وضاحت کی محتاج نہیں ہے شعائر اللہ کی حفاظت اور مرکز کا استحکام جو ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے اسی تحریک کے ذریعہ سے سرانجام ہونا ہے۔ پس احباب جماعت کے لئے یہ ساعت آزمائش کی ساعت ہے۔ جماعت کے اکثر حصہ نے حضور کی آواز پر فوراً لبیک کہتے ہوئے اس امتحان میں عظیم الشان کامیابی حاصل کر لی ہے۔ مگر ابھی جماعت کا کچھ حصہ ایسا ہے۔ جس نے صحیح طور پر اس تحریک کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے اس میں حصہ نہیں لیا۔ وعدوں کی آخری تاریخ میں اب صرف تین دن باقی رہ گئے ہیں۔ پس ایسے احباب کو جنہوں نے ابھی تک اس عظیم الشان تحریک میں حصہ نہیں لیا فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ میعاد مقررہ کے گزر جانے کے بعد ان کے دل میں اس تحریک میں شامل ہونے کی حسرت رہے۔ کیونکہ ۳۰ جون کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقلیتوں کا مسئلہ
اور
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ

(از خورشید احمد صاحب)

مستقبل قریب میں ہندوستان میں دو آزاد اور خود مختار حکومتیں قائم ہونے والی ہیں۔ یعنی ہندوستان اور پاکستان۔ ہندوستان میں مسلمان اقلیت میں ہوں گے۔ اور پاکستان میں غیر مسلم۔ ان حکومتوں میں اقلیتوں سے کیا سلوک کیا جائیگا۔ یہ وہ اہم سوال ہے۔ جو ہندوستان کے مسلمانوں اور پاکستان کے غیر مسلموں کے قلوب میں تشویش پیدا کر رہا ہے۔ اگر اس سوال کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کر لیا گیا۔ اور دونوں حکومتوں میں اقلیتوں کے تمام حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کر دیا گیا۔ ایسا انتظام جس سے خود اقلیتیں مطمئن ہو جائیں۔ تو یقین جانئے دونوں حکومتوں میں خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ رہے گا۔ لیکن اگر اقلیتوں کے حقوق کے بچاؤ کا مناسب انتظام نہ کیا گیا۔ بلکہ انہیں غصب کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو دونوں مملکتوں میں بد امنی اور بے اطمینانی کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ جس کی وجہ سے راعی اور رعایا دونوں کے لئے چین کا سانس لینا مشکل ہو جائیگا۔

اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ ذیل میں ہم وقت کے اس اہم سوال کے جواب میں دنیا کے کامل ترین انسان اور دنیا کے بہترین حاکم اور بادشاہ سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا اسوہ حسنہ پیش کرتے ہیں۔ کہ یہی وہ اسوہ حسنہ ہے۔ جس پر عمل کرنا ہندوستان میں آئندہ بننے والی دونوں حکومتوں کی کامیابی و کامرانی کا بہترین ضامن ہے۔

جن لوگوں کے ہاتھ میں عنقریب مملکت پاکستان کے نظم و نسق کی باگ ڈور آنے والی ہے۔ ان پر بالخصوص یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ اقتدار میں اپنے آقا و مولا (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اسوہ کو ہر لحظہ سامنے رکھ کر اقلیتوں کے مسئلہ کو حل کریں۔ اور بجائے اقلیتوں کے جسموں پر حکمران ہونے کے ان کے قلوب کو مسخر کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جب پاکستان میں رہنے والی اقلیتیں اپنے حکمرانوں کے اس برتاؤ کو دیکھیں۔ تو وہ بھی بے اختیار مسلمانوں کے آقا و سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے رحمتوں اور برکتوں کی دعا مانگنے پر مجبور ہو جائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے متبعین سے اور جان نثاروں سے اقلیتوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک کرنے کی توقع رکھتے تھے؟ اس کا اندازہ حضور کے ان کلمات طیبات سے ہو سکتا ہے۔

(۱) من ظلم معاهدًا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئًا بغير طيب نفسه فانا حجيجه يوم القيامة (ابوداؤد) یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم پر جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہے کوئی ظلم کریگا۔ یا اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائیگا۔ یا اس پر کوئی ایسی ذمہ داری یا ایسا کام ڈالیگا۔ جو اسکی طاقت سے باہر ہے۔ یا اس سے کوئی چیز بغیر اسکی دلی خوشی اور رضامندی کے لیگا۔ تو اے مسلمانو! میں تم لوگوں کی طرف سے قیامت کے دن اس غیر مسلم کی طرف سے ہو کر اس مسلمان کے خلاف خدا تعالیٰ سے انصاف چاہوں گا۔

(۲) من قتل معاهدًا لم يرح رائحة الجنة (بخاری) یعنی جو مسلمان کسی ایسے غیر مسلم کے قتل کا ارتکاب کریگا۔ جو کسی لفظی یا عملی معاہدہ کے نتیجہ میں اسلامی حکومت میں داخل ہو چکا ہے۔ وہ (علاوہ اس دنیا کی سزا کے) قیامت میں جنت کی ہوا سے محروم رہے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ

رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک ایک ورق حضور کے مندرجہ بالا ارشادات کا عملی نمونہ نظر آتا ہے۔ صرف چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔

(۱) جونہی حضور کی جلاوطنی کے موقع پر انصار اور یہود کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ یعنی یہودی انصار کی اولاد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔ اور انصار انہیں روکتے تھے۔ جب معاملہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔ تو حضور نے مسلمانوں کے خلاف اور یہود کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ (ابوداؤد کتاب الخراج)

(۲) ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ آپ اسکی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ (بخاری)

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت سہل اور حضرت قیس کی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ آپ غیر مسلموں کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں تھی؟ (بخاری)

(۴) ایک دفعہ ایک صحابی نے کسی یہودی کے سامنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت موسیٰ پر ایسے رنگ میں فضیلت بیان کی۔ جس سے اس یہودی کو صدمہ پہنچا۔ آپ نے اس صحابی کو ملامت فرمائی۔ اور فرمایا تمہارا یہ کام نہیں کہ خدا کے نبیوں کو اس طرح بعض کو بعض پر افضل بیان کرتے پھرو۔ پھر آپ نے حضرت موسیٰ کی ایک جزوی فضیلت بیان فرمائی۔ اور اس طرح اس یہودی کی دلداری فرمائی۔

(۵) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی طرف سے یہودی اقلیت کے ساتھ ایک معاہدہ فرمایا۔ یہ معاہدہ اس قابل ہے۔ کہ اسے صفحہ ہندوستان کی تمام اقوام بلکہ یورپ کی وہ اقوام بھی اپنے لئے مشعل راہ بنائیں جو کمزور اقلیتوں سے جبراً بعض شرائط منوانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور پھر اسکا نام معاہدہ رکھتی ہیں۔

اس معاہدہ کی چند شرائط ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسلمان اور یہودی آپس میں ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ رہیں گے۔ اور ایک دوسرے پر زیادتی اور ظلم نہیں کریں گے۔

(۲) دونوں قوموں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

(۳) تمام باشندوں کی جانیں اور اموال محفوظ ہوں گے سوائے اس کے کہ کوئی شخص ظلم یا جرم کا مرتکب ہو۔

(۴) ہر قسم کے اختلافات اور تنازعات کا فیصلہ ہر قوم کی اپنی شریعت کے مطابق کیا جائیگا۔

صحابہ کرام کا طرز عمل

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعلیم کا صحابہ کرامؓ پر ایسا اثر تھا۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فوت ہونے لگے۔ تو آپ نے خاص طور پر یہ وصیت فرمائی۔ "میں بعد میں آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا سے بہت نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے۔ ان کے معاہدات کو پورا کرے۔ ان کی حفاظت کرے۔ ان کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑے۔ اور ان پر قطعاً کوئی ایسا بوجھ یا ذمہ داری نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔" (کتاب الخراج)

(۲) ملکی عہدوں کے معاملہ میں بھی غیر مسلم رعایا کے حقوق کا خیال رکھا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر نے ایک عیسائی ابوزبیہ نامی کو ایک جگہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔ (اصابہ جلد)

(۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہمہ تعامل کے ماتحت اپنی غیر مسلم رعایا کے حقوق اور ان کے آرام و آسائش کا اتنا خیال رہتا تھا۔ کہ وہ اپنے گورنروں کو تاکید فرمایا کرتے تھے۔ کہ غیر مسلموں کا خاص خیال رکھیں۔ چنانچہ ایک دفعہ غیر مسلموں کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے ان سے پہلا سوال یہ کیا۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہم نے مسلمانوں کی طرف سے حسن وفا اور حسن سلوک کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ (اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد)

ہم نے اختصار کے ساتھ صرف چند واقعات کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگیاں اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات سے بھری ہوئی ہیں۔ تفصیل کے لئے قارئین حضرت مرزا بشیر احمد

667
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا آقا صلی اللہ علیہ وسلم

غیروں کی نظر میں

سر ولیم میور:۔ "محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اس طائف کے سفر میں ایک نہایت اعلیٰ جرأتمندانہ حمایت پائی جاتی ہے۔ ایک یکہ و تنہا شخص جس کو اسکی قوم کے لوگوں نے بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے خدا کے نام پر دلیرانہ آگے بڑھا۔ ..... اس سے ایک نہایت قوی روشنی اس امر پر پڑتی ہے کہ اس کو اپنے کام کے منجانب اللہ ہونے کا کس شدت کے ساتھ یقین تھا۔" (لائف آف محمدؐ)

آرتھر اوسبورن:۔ "یہ آپؐ کی بڑی خوبی ہے کہ آپؐ ایک ایسی قوم کے درمیان جو بت پرستی میں منہمک تھی۔ توحید الٰہی کے صاف اور روشن اور اٹل تک پہنچ گئے۔"

مسٹر طامس کارلائل:۔ "وہ ایک ذی سکینت اور غیر معمولی طاقتوں والی روح تھا۔ اور ان لوگوں میں سے تھا جو سوائے راست باز ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے۔ اور جس کو خود قدرت نے سچا اور راست باز پیدا کیا تھا۔"

موسیو اوجین کلوفل:۔ "محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمام دنیا کو فتح کرنا۔ اور اسلام کا پھیلانا چاہا۔ مگر غیر مذاہب والوں پر کسی طرح کا جبر و تشدد کرنا روا نہیں رکھا۔ ان کو مذاہب اور رائے کی آزادی عطا کی۔ اور ان کے تمدنی حقوق قائم رکھے۔"

گاندھی جی:۔ "میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں یہ حقیقت مجھ پر آشکار ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں بلکہ اس کے خلفائے اوّلین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے۔"

تحصیل بٹالہ میں سبز کھاد کے لئے تخم سن

ہر سال زمین سے پیداوار حاصل کرنے سے زمین کی طاقت میں کمی واقع ہو جاتی ہے گوبر کی کھاد زمینداروں کے پاس کافی مقدار میں نہیں ہوتی۔ تاکہ وہ زمین میں ڈال کر اس کی طاقت کو برقرار رکھ سکے۔ اس لئے محکمہ زراعت کی طرف سے سن کا بیج برائے سبز کھاد مفت دیا جا رہا ہے۔ جن زمینداروں کا مالیہ سالانہ ۲۵/ روپیہ تک ہو۔ ان کو بیج مذکور مفت ملے گا۔ ۲۵/ روپیہ سے زائد مالیہ ادا کرنے والے زمیندار اسے مفت حاصل نہیں کر سکتے مگر ان کے مزارعان ان کی زمینوں کے لئے مفت لے سکتے ہیں۔ جن زمینوں میں اکتوبر ۱۹۴۷ء میں گندم کاشت کرنی ہو۔ وہاں پہلی بارش ہوتے ہی بو دی جائے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو۔ وہ فوراً اپنی درخواستیں مقدم زراعت قادیان کو دے دیویں۔ زبانی ان کو طریقہ کاشت و برداشت مشروح تخم بتا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ترقی دادہ آلات و زراعت دکھلائے اور بیعلاوہ دے دکھائے۔ اور گندم کے بیج کی بھی سکیمیں ہیں۔ مگر ہر ایک چیز میں مالیہ کا سوال ضرور ہوگا۔ خلافت قریشاہ معلم زراعت قادیان

حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالےٰ ان تمام دوستوں کو دینی اور دنیوی سے مالا مال فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے

(۱) نواب اکبر یار جنگ صاحب مدعا رحیدرآباد دکن ۱/۱۰ سے ۱/۹ حصہ کر دیا
(۲) محمد رمضان صاحب گجراتی ۱/۱۰ ۱/۹ " " سیکرٹری بہشتی مقبرہ
(۳) محمد عمر ثناء اللہ صاحب مدرس ۱/۱۰ ۱/۹ " " قادیان

نئے ارض و سماء

وسط یورپ کے اخبارات میں احمدیت کا ذکر

(از مکرم عبد اللطیف صاحب مجاہد اسلام از زیورک)

ذیل کا مضمون سوئٹزرلینڈ کے دو اخبارات "ANZEIGER" انزائیگر کی اشاعت مورخہ ۲ مئی میں اور "NEUE ZURCHER ZEITUNG" نیوزیورخر زائی تنگ مورخہ ۱۱ مئی میں شائع ہوا ہے۔ (جرمن سے ترجمہ)

احمدیت سوئٹزرلینڈ میں

ایک اسلامی مشن احمدیت جس نے دنیا کے مختلف حصوں میں کامیابی حاصل کی ہے کہ دو پیغام بر کچھ وقت سے زیورک LANDOLT STRASSE 12 میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے لوگوں کے نام ایک پیغام جاری کیا۔ یہ دونوں شیخ ناصر احمدؐ اور مسٹر جی۔ اے بشیر اسلام کے مبلغ کہلاتے ہیں اور برخلاف دوسرے مسلمانوں کے ان کا ادعا ہے کہ ان کی جماعت اپنے عقائد قرآن سے پیش کرتی اور قرآن سے ہی ان کی صداقت ثابت کرتی ہے۔ وہ مسلمان جو احمدیت کو نہیں مانتے حقیقی اسلام سے ناآشنا ہیں۔ اور دنیاوی عقائد کے دلدادہ ہیں۔ بعینہٖ یہی حال عیسائیوں کا ہے۔ اس لئے اس جماعت کے اراکین نہ تو مسلمان ہیں اور نہ ہی عیسائی بلکہ وہ مسیح موعودؑ اور مہدی (حضرت) احمدؐ کے معتقد اور متبع ہیں۔ جو کہ ان کے نزدیک یسوع ناصری کی آمد ثانی ہیں۔ جن کا ظہور ہندوستان میں مذہبی اور روحانی طور پر ہوا۔ احمدؐ کی آمد کے ذریعہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی روحانی طور پر پوری ہوئی ہے۔ کیونکہ مسیح بوجہ فوت ہو جانے کے جسمانی طور پر دوبارہ نہیں آسکتا۔ احمدؐ آف قادیان یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے روحانی طور پر مسیح ہیں جس کا وہ انتظار کرتے رہے ہیں۔ ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ مسیح کی خوبو پر آئے ہیں جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا یحییٰ کی خوبو پر مبعوث ہوا تھا۔ قادیان پٹالہ کے قریب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں حضرت احمدؐ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں مرزا غلام مرتضےٰ کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔

۱۸۸۹ء میں آپ کو خدائی وحی کے ذریعہ عرفان حاصل ہوا۔ اور اس کے نتیجہ میں آپ نے اپنے ماننے والوں سے اپنے کام کو پورا کرنے کا عہد لیا۔ ۱۸۹۱ء میں انہیں ایک رات ایک خاص وحی کے ذریعہ یقینی طور پر بتایا گیا کہ مسیح ناصری جس کی آمد ثانی کا جسمانی طور پر مسلمان اور عیسائی اعتقاد رکھتے ہیں: قطعی طور پر وفات پا چکا ہے، اور وہ زمین پر دوبارہ نہیں آسکتا۔ اور اس کی آمد ثانی کا ظہور کسی روحانی شخص کے ذریعہ ہوگا۔ جو اس کی خوبو پر آئے گا۔ اور یہ روحانی آمد مسیح (حضرت) احمدؐ آف قادیان کے اور کسی کی نہیں۔ وہ مسلمان جو اب تک آپ کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے قبول کرتے تھے گروہ ان کی ہی میں سے ہیں۔ اب مخالفت سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کے ماننے والے ان کے ساتھ دلی محبت اور اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور انہیں مسیح موعودؑ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ اپنے بارہ حواریوں کے ذریعہ جو مسیح کی طرح جگہ جگہ پھرتے رہے۔ نیز نبی اور مہدی احمدؐ پیشین کی تیاری سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی تعلیم احمدیہ اسلام ہے۔ مسیح کی وفات کے ذریعہ نجات کی تعلیم کی آپ نے تردید کر دی اور بتایا کہ مسیح کے خون کا اعتقاد نیکی کے وعدہ کے لئے ضرر رساں ہے۔ اور کہ یہ نیکی صرف خدا کے ماننے کافی ہے۔ روح القدس جبرائیل فرشتہ ہے۔ مسیح خدا کا بیٹا روحانی طور پر بننے جس طرح ہم سب خدا کے بیٹے بنتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کو مانتے ہوں تو حضرت محمدؐ کا ذریعہ نبیوں کی مہر کا ہے اور نبوت آپ پر ختم ہے۔ حضرت احمدؐ کی آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کی آمد ثانی ہے۔ جو مسیح موعود کی حیثیت سے سب لوگوں کو ایک مذہب یعنی احمدیہ اسلام میں ایک متحدہ اخوت پر جمع کرتے اور امن قائم کرتے ہیں۔

نوٹ:- ہمارا کارکن گذشتہ دنوں معدہ کی خرابی کے باعث زیادہ بیمار رہا ہے۔ اب بفضلہ تعالیٰ حضور اور احباب جماعت کی دعاؤں کی برکت سے بہت حد تک بیماری رفع ہو چکی ہے آئندہ بھی احباب اس عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں

قادیان کی جائداد

چند قطعات ریلوے روڈ اور غلہ منڈی میں قابل فروخت ہیں۔ جو لوگ اسوقت قادیان میں جائیداد حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان کے لئے نادر موقع ہے۔ مجھ سے براہ راست یا عزیزم مرزا ظفر احمد سے خط و کتابت کریں۔ مکمل نقشہ سمیت قیمت قطعات طلب کرنے پر روانہ کیا جائے گا۔ چونکہ قطعات صرف چند باقی ہیں۔ اور میں ایک خاص تجارتی اور صنعتی سکیم کے مدنظر یہ قطعات فروخت کر رہا ہوں۔ اس لئے صرف نقد قیمت ادا کرنے والے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(خاکسار) مرزا شریف احمد

سُرمہ مُمیز الخاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری پیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں کثرت سے استعمال ہوتا ہے اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں آنکھوں کی بیماریوں کا اثر تمام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عدا چھ ماشہ عمدہ تین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

طب یونانی کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دے گا!

لاجواب منجن:- یہ منجن واقعہ میں لاجواب ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے جملہ امراض شفا پاتے ہیں۔ دو دو پائی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں۔ ڈیڑھ روپیہ شیشی

سونے کی گولیاں:- زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتے کا کورس ساڑھے سات روپے ایکماہ چودہ روپے۔ ہر موسم میں یہ گولیاں یکساں مفید ہیں

زد جام عشق کلاں:- یہ مقوی پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ایکماہ کا کورس بارہ روپے دو ہفتہ چھ روپے

حب جواہر مہری عنبری:- مقوی دل و دماغ۔ روح باصرہ خفقان و حزن معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:- مقبول خاص و عام۔ قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:- آنکھوں کے لئے اکسیر ہے۔ دو روپے شیشی

روح نشاط:- دل و دماغ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دس روپے چٹانک

بواسیری:- بواسیر کا حکمی علاج۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:- تجربہ شدہ زود اثر بے حد مفید۔ مرکب ہے ایکماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:- دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک ایک رتی۔

اکسیر امراض گوش:- کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی۔

اکسیر اٹھرا:- اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر ترمینہ اول:- حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مکمل کورس بیس روپے

سپاری پاک:- کثرت حمل و زیادتی حیض ہیلان الرحم و سفید موت کو آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:- کمی اور تنگی اور بند بخش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے یرقان ماہوری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے عمدہ سینکڑہ

مرکب افسنتین:- مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ)

(مقامی ایجنسی:- جنرل سپلائی سٹور قادیان)

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نور الدین رضی قادیان کو لکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استشہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری عزیز احمد صاحب
سب جج بہادر ورجہ اوّل سرگودہا
صالحون ولد محمد رانجھا سکنہ بدو تحصیل بھلوال
بنام
رسول بی بی وغیرہ
دعوی وغیرہ بی اراضی

بنام حیات وبخشہ بالغان ورسولا نابالغ بوساطت حیات برادر خورد سکنہ بدو تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا قائم مقاماں مولو متوفی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعیہا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اس لئے استشہار ہذا بنام مدعا علیہا مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہا ۱۰ بجے بوقت ۱۰ بجے حاضر عدالت نہ ہوں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی:۔

آج بتاریخ ۱۲ رمئی ۱۹۲۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت طلب ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ایک نہایت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹانرچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ بدوست ہر دس روپیہ کے حصہ پر صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچسو روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو مناسب تو یہ تھا۔ کہ ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا مگر ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات کے بہت سے بہت دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ ان ہی کو ترجیح دیجائیگی دوستوں کی آسانی کیلئے ہمنے فارم چھپوا لئے ہیں جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

صاحبزادہ مرزا شریف احمد

ضروری خبریں!

اتحادی تنظیم کا یوم تاسیس

لنڈن ۲۱ جون۔ گذشتہ جنگ کے بعد اتحادی اقوام کی تنظیم کی جو بنیاد رکھی گئی تھی آج اس کا یوم تاسیس منایا گیا۔ اس موقعہ پر برطانیہ اور فرانس کے وزرائے اعظم۔ امریکہ اور چین کے پریذیڈنٹ اور روس کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ مسٹر ایٹلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج سے دو سال قبل ہم نے اس تنظیم کی بنیاد رکھتے ہوئے وعدہ کیا تھا۔ کہ ہم دنیا میں امن برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے۔ ہم آج بھی اس وعدہ پر قائم ہیں۔ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے کہا۔ دنیا کی بہت سی امیدیں اس تنظیم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس تنظیم نے تمام اقوام کی تہذیب و تمدن کی حفاظت کرنے کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ روس کے نمائندہ نے کہا۔ دنیا کے امن کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے خوش قسمتی سے وہ تمام اتحادی اقوام کو حاصل ہیں۔ چین کے پریذیڈنٹ جنرل چیانگ کائی شیک نے کہا دنیا کی بھلائی اور امن کا صرف ایک طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر اتحادی قوم دنیا کی بہتری کو اپنی قوم کی بہتری پر ترجیح دے

پاکستان دستور ساز اسمبلی میں سندھ کے نمائندے

کراچی ۲۷ جون۔ آج سندھ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ سندھ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائے۔ ۳۳ ممبروں نے اس کے حق میں۔ اور ۲۰ ممبروں نے اس کے خلاف ووٹ دیئے۔ اس سلسلے میں ایک ہندو اور تین مسلمان نمائندے منتخب کئے گئے جن کے نام یہ ہیں مسٹر جے دولت رام (کانگرسی) پیرزادہ عبدالستار۔ مسٹر محمد ہاشم گزدر۔ مسٹر کھوڑو۔

پاکستان کیلئے مسلمان سائنسدانوں اور دیگر ماہرین کی ضرورت

مسٹر لیاقت علی خاں کا اہم بیان

نئی دہلی ۲۶ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک بیان میں پاکستان کے لئے سائنسدانوں اور دیگر ماہرین کی خدمات طلب کی ہیں۔ آپ نے کہا پاکستان میں تعمیری صلاحیتوں کی اشد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام مسلمان سائنسدانوں ٹیکنیشنوں سپیشلسٹوں اور دیگر ممتاز شخصیتوں کی فہرست مرتب کرنی ضروری ہے تاکہ ضرورت پر ان کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ لیکن ضروری نہیں ہے کہ خدمات پیش کرنے والوں کو یقینی طور پر بلا لیا جائے گا۔

اس سلسلے میں دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر اشتیاق حسین قریشی تمام تفصیلات فراہم کر رہے ہیں۔ ہر درخواست ان کے نام بھیجی جائے۔ لیکن خط ٹائپ شدہ ہو۔ یا اسے بڑا صاف تحریر کیا جائے۔ نام پیدائش اور ایڈریس جلی حروف میں دیئے جائیں۔ ایسے اصحاب اپنے تعلیمی تجربہ کے علاوہ یہ بھی بتائیں کہ وہ کس نوعیت کا کام کرنا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم انڈونیشیا مستعفی ہو گئے

بٹیویا ۲۶ جون معلوم ہوا ہے کہ جاوا اور سماٹرا کی انڈونیشین ری پبلک پوئین کے وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار نے وزارت عظمیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ ابھی تک اس استعفیٰ کی وجوہ کا علم نہیں ہو سکا۔ انڈونیشین کے صدر ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو نے فی الحال یہ استعفیٰ منظور نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سلسلے میں اپنے دیگر رفقائے کار سے مشورہ حاصل کئے بغیر کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے۔

گزیٹڈ افسران کی نئی تقرریاں بند کر دو

لاہور ۲۶ جون۔ تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں قائم کردہ سٹیرنگ کمیٹی کے ارکان سید یعقوب شاہ اور مسٹر سچدیو نے پنجاب کے تمام سرکاری محکموں کو یہ ہدایات جاری کی ہیں۔ کہ وہ فی الحال کسی کو زمین عطا نہ کریں۔ گزیٹڈ افسران کی نئی تقرریاں بند کر دیں۔ اور ہر قسم کا تعمیری کام روک دیں۔

ایک قوم کی حیثیت سے ہندوستان ختم ہوا

کولمبو ۲۶ جون۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر بھوپتکر نے تامل ناڈ ہندو مہاسبھا کے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام ہندوؤں کے لئے ہندو مہاسبھا کا پیغام یہ ہے کہ ملٹریا ست کو ہندو بناؤ۔ اور ہر ہندو کو سپاہی بناؤ۔ آپ نے کہا ایک قوم

ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کیلئے کمیٹی

نئی دہلی ۲۶ جون۔ ہندوستانی فوجوں کی تقسیم کے لئے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکنلک سر جارج مائیلز سر آرتھر ہملٹن گورنر اڑیسہ اور مسٹر محمد علی پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

صوبہ سرحد ہندوستان کی یونین میں نہیں جا سکتا

ڈاکٹر خانصاحب کا بیان

پشاور ۲۶ جون۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں پٹھانستان کے مطالبہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا پنجاب کی تقسیم کے فیصلہ کے بعد صوبہ سرحد کیلئے ہندوستان کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں رہی۔ دوسری طرف گذشتہ انتخابات میں سرحد کے عوام نے پاکستان کے خلاف رائے دی تھی۔ ان دونوں امور کے بعد ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم آزاد پٹھانستان کا مطالبہ کریں۔

افغانستان میں غیر مسلموں کو برابر حقوق حاصل ہیں

نئی دہلی ۲۶ جون۔ افغان قونصل جنرل متعینہ ہندوستان سردار غلام محمد نے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ افغانستان میں ہندو غلاموں کی طرح رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ ہندو اور سکھ جو افغانستان کے قومی باشندے ہیں عام افغانی باشندوں کی طرح شہری حقوق رکھتے ہیں۔ اور ان سے کسی قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔

مشرق وسطیٰ میں پاکستانی سفیر

نئی دہلی ۲۶ جون۔ روزنیٹ پریس کو نہایت موثق طور سے معلوم ہوا ہے کہ چودھری خلیق الزمان ممبر آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی و لیڈر اپوزیشن یو پی لیگ اسمبلی پارٹی کو مشرق وسطیٰ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۲۶ جون۔ جنرل لوکہارٹ نے آج گورنر سرحد کے عہدہ کا حلف اٹھایا ہے۔

امرتسر کے پناہ گزینوں کیلئے اناج فراہم کیا جا سکتا ہے

لاہور ۲۶ جون۔ حکومت پنجاب نے مسلم لیگ کو امرتسر کے پناہ گزینوں کے لئے گندم اور آٹا درآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔ یہ گندم اور آٹا پناہ گزینوں میں مفت تقسیم ہوگا۔

خان آف ممدوٹ کا بیان۔ غیر مسلموں کی تکلیف کی ذمہ داری مجھ پر ہوگی

لاہور ۲۶ جون۔ ٹاؤن ہال میں ہندو سکھ اور مسلمان نمائندوں کا ایک جلسہ میاں امیر الدین میئر لاہور کارپوریشن کی صدارت میں ہوا۔ خان آف ممدوٹ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا مسلمان ہر قسم کی اشتعال انگیزی کے باوجود پر امن رہیں۔ آپ نے غیر مسلموں کو یقین دلایا کہ آئندہ اگر انہیں کوئی تکلیف ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری وہ اپنے کندھوں پر لیں گے۔

پاکستان گورنمنٹ کے دفاتر کی تعمیر

کراچی ۲۶ جون۔ پاکستان گورنمنٹ کے جو دفاتر تعمیر ہونے شروع ہوئے ہیں۔ انکی لاگت کا اندازہ ساٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ اگست تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ ایک اور قطعہ زمین میں چھ سو سٹاف کوارٹر دس لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوں گے۔

نئی گورنمنٹ میں چار ہزار کلرک۔ ایک ہزار چپڑاسی۔ اور دو سو آفیسر ملازم رکھے جائیں گے۔ کیبنٹ کا دفتر اس سٹاف کو تعمیر سے تنخواہیں ادا کرنے کے لئے ضروری انتظام کر رہا ہے